Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عسیٰ اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یومیہ اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت ۴۵ پیسے

جلد ۷۰/۳۵ | ۴ شبعان ۱۴۰۱ھ ش ۷ احسان ۱۳۶۰ ہش ۷ جون ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۲۸

صرف جماعت احمدیہ اس ملک کی خدمت کر رہی ہے

غانا ریجنل وزیر

جماعت احمدیہ کی وجہ سے اسلامیات کا مضمون سیرالیون میں مقبول ہو رہا ہے

نصرت جہاں سکیم کے تحت قائم شدہ سکولوں کی ایمان افروز کارکردگی

غانا (مغربی افریقہ) کے ریجنل وزیر مکرم ڈاکٹر آدوسوا فرام نے بابرکت نصرت جہاں سکیم کے تحت جاری شدہ احمدیہ سیکنڈری فومینا کا دورہ کرنے کے بعد اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ صرف جماعت احمدیہ اس ملک کی خدمت کر رہی ہے جبکہ باقی غیر ملکی لوگ اس ملک کو ہضم کرنے کی فکر کر رہے ہیں یہ اطلاع احمدیہ سیکنڈری سکول فومینا کے قائمقام پرنسپل مکرم مجید احمد صاحب بشیر نے ایک رپورٹ میں دی ہے۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ وزیر موصوف سکول کی کارکردگی اور جماعت احمدیہ کی تعلیمی خدمات سے بہت متاثر ہوئے انہوں نے جماعت احمدیہ کو خراج تحسین پیش کرنے کے بعد سکول کی ہر ممکن خدمت کرنے کا وعدہ بھی کیا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ وزیر موصوف اپنے اس وعدے پر کاربند رہے۔ اور سکول کی مدد کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے آمین۔ اس سکول میں لڑکیوں کے لئے ہوسٹل اور پرنسپل صاحب کی رہائش گاہ تعمیر کی جا رہی ہیں۔

اسلامیات کا مضمون

بابرکت نصرت جہاں سکیم کے تحت افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی خدمات کے تحت سکولوں کی تعلیم میں ایک نئے مضمون یعنی "اسلامیات" کا بھی اضافہ ہوا ہے۔ اور اب طلباء اسمیں غیر معمولی دلچسپی لے رہے ہیں۔ چنانچہ احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن (سیرالیون) جو کہ نصرت جہاں سکیم کے تحت قائم شدہ تعلیمی ادارہ ہے۔ کے استاد مکرم محمد اقبال صاحب نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ اس سال پہلی بار "اے لیول" کے امتحان میں چار طلباء اسلامیات کے مضمون میں امتحان دے رہے ہیں۔

رپورٹ کے مطابق سیرالیون کے تمام مسلم سکولوں میں سے یہ اعزاز صرف جماعت احمدیہ کے اس سکول کو حاصل ہوا ہے کہ یہاں پر اسلامیات کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ اور طلباء اس میں بتدریج دلچسپی لے رہے ہیں۔ چنانچہ اگلے سال امید ہے کہ انشاء اللہ نو طلباء اس میں حصہ لیں گے۔

بائبل کی تعلیم کی اس فضا میں اسلامیات کے مضمون کا اجراء اور اس میں اہل افریقہ کی دلچسپی روز بروز بڑھتے چلے جانا ایک خوشکن رجحان ہے۔ اور نصرت جہاں سکیم کا ایک تازہ ثمرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس رجحان میں برکت دے اور تمام طلباء و اساتذہ کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے آمین

ایک احمدی کا اعزاز

کوارا سٹیٹ (نائیجیریا) کے آئیگنلے سکول کے پرنسپل مکرم میاں مظفر احمد صاحب منصور کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز دیا۔ کہ چالیس سکولوں کے پرنسپل صاحبان کی ایک سرکاری میٹنگ کے اختتام پر انہیں یہ کہا گیا کہ وہ اختتامی دعا کروائیں۔ اس کی تفصیل بتلاتے ہوئے مکرم میاں صاحب موصوف نے لکھا ہے کہ

مورخہ ۱۸ فروری کو ABBA کے لوکل گورنمنٹ کے ہیڈ کوارٹر میں چالیس سکولوں کے پرنسپل صاحبان کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں محکمہ تعلیم کے علاوہ لوکل گورنمنٹ کے اعلیٰ افسران نے بھی شرکت کی۔ آئیگنلے سکول کے پرنسپل کی حیثیت سے خاکسار نے بھی شرکت کی۔ میٹنگ کے اختتام پر سیکرٹری صاحب لوکل گورنمنٹ نے بطور خاص اعلان کیا۔ کہ پرنسپل صاحب احمدیہ سکول آئیگنلے اختتامی دعا کروائیں گے۔ چنانچہ دعا کے بعد میٹنگ اختتام پذیر ہوئی۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۴ احسان / جون۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آج کل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں وہاں سے حضور ایدہ اللہ کی صحت کے بارے میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی خدمت میں آج ۷ احسان کی اطلاع کے مطابق

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور انور کو ہمیشہ ہی صحت و سلامتی اور خیر و عافیت سے رکھے اور آپ کے مقاصد میں معجزانہ کامیابیاں عطا کرے۔ اور اپنی تائیدات سے نوازتا رہے۔ آمین

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم مدظلہا العالی کی صحت پہلے سے قدرے بہتر ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

۔۔ عزیزم اسماعیل ذکریا مغربی افریقہ میں نصرت جہاں احمدیہ سیکنڈری سکول میں کام کر رہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کامیابی اور خدمت دین کے جذبہ کے ساتھ کام کرنے کی توفیق دے آمین

فضل الٰہی انوری

(سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ)

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۲۳، ۲۴، ۲۵ اخاء / اکتوبر ۱۹۸۱ء ۱۳۶۰ ہش کو منعقد ہوگا۔ تمام مجالس کی حاضری لازمی ہے۔ ہر ضلع تین خود ساختہ خیمے نصب کرے گا۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بجنور مسعود احمد: پرنٹر۔ سید عبد الحی: مطبع۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ: مقام اشاعت۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۴ر شعبان ۱۴۰۱ھ

۷ر احسان ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندگی کے پانی کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر

اللہ تعالیٰ کی پاک اور آخری کتاب قرآن مجید کی محبت ہماری رگ رگ اور ریشے ریشے میں بسی ہوئی ہے۔ اس پر عظمت اور دلنشین کتاب کا ایک ایک لفظ ایک ایک سورۃ اور آیت ہمارے لئے زندگی بھر کے حاصل سے بھی زیادہ قیمتی اور مقدس ہے۔ ہمارے ایمان کا دارومدار اس خوبصورت کتاب سے عشق پر ہے۔ ہم دیوانگی کی حد تک اس مقدس صحیفے کو چاہتے ہیں۔ ہم اسے آنکھوں سے لگاتے ہیں۔ دل میں بساتے ہیں اور دیوانہ وار اس کے گرد رقص کرتے ہیں ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

اس کتاب پر ہونے والے اعتراض کے دفاع کے لئے ہم ساری دنیا میں سینہ سپر ہیں۔ قرآن کریم کے حسین چہرے پر معمولی سا داغ لگانے کی کوشش کرنے والے پر ہم تیغ بے نیام بن کر جھپٹتے ہیں۔ اور دلائل و براہین کے زور سے جب تک اس سے منوا نہ لیں کہ یہ کتاب ہی دنیا بھر کی اعلیٰ ترین کامل ترین اور بہترین صداقتوں، علوم اور خزائن کا منبع ہے اس وقت تک ہمیں چین نہیں پڑتا۔ معترض یورپ میں ہو یا امریکہ میں۔ افریقہ کے بے آب و گیاہ ریگستانوں میں ہو جزائر کے دور دراز کونوں میں ہم قرآن کریم کا دفاع کرنے کے لئے عقاب کی طرح جھپٹتے اور شیر کی طرح گرجتے ہیں۔

اس حسن کی کان نے ہمارا دل اپنی مٹھی میں لے لیا ہے۔ اس دلگداز کلام نے ہمیں اپنے حسن جہاں سوز کا دارفتہ کر دیا ہے۔ ہماری زندگیوں کا مقصد اور محور اس کتاب کی تعلیمات عالیہ کی اشاعت و تبلیغ ہے۔ اس کو خوبصورت سے خوبصورت انداز میں چھاپنا ہمارا مقصد ہے۔ چاہے اس کے لئے ہمیں تن کے کپڑے فروخت کرنے پڑیں یا اپنے بچوں کے منہ سے نوالے چھیننے پڑیں ہم اللہ کی اس کتاب کو بہترین طباعت۔ خوبصورت ترین کاغذ اور ہر ممکنہ خوبصورتی سے آراستہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اس کتاب کو دنیا کے ہر شخص تک اس کی اپنی زبان میں پہنچانا چاہتے ہیں۔ ہم نے اردو کے علاوہ اس کتاب کے دنیا بھر کی سو زبانوں میں ترجمہ کرنے کا منصوبہ بنایا ہے ہم چاہتے ہیں کہ دنیا کا ہر شخص اپنی زبان میں اس بابرکت اور مقدس کلام کا ترجمہ پڑھے اور ساتھ ہی عربی متن بھی دیتے ہیں کہ یہ زبان قرآن کی زبان ہے تمام زبانوں کی ماں ہے۔

ہمیں قرآن کریم سے یہ محبت و ارفتگی اور شیفتگی کس نے عطا کی؟ اللہ تعالیٰ کی مجسم قدرت سیدنا حضرت مہدی کی پرزور تحریروں نے۔ انہی نے ہمیں بتایا کہ قرآن کتنا حسین ہے کتنا دلکش ہے اور اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد کوئی ماں کا لال ایسا پیدا ہوا جو اس سے بڑھ کر قرآن کی تعریف کر سکے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں اپنے دل کو قرآن کریم اور اس کے دقائق، معارف اور نکات کی طرف مائل پاتا ہوں۔ اس نے مجھے محبت کی وجہ سے اپنا گرویدہ بنا لیا ہے۔ اور میں نے دیکھا ہے کہ وہ مجھے مختلف اقسام کے معارف اور قسم قسم کے پھل دیتا ہے جو کبھی بھی ختم نہیں ہوں گے۔ اور نہ انہیں مجھ سے چھپایا جائے گا۔ اور میں نے دیکھا ہے کہ قرآن کریم ایمان کو مضبوط کرتا اور یقین میں زیادتی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی قسم وہ ایک لاثانی موتی ہے۔ اس کا ظاہر بھی نور ہے اور اس کا باطن بھی نور ہے اور اس کے ہر لفظ اور ہر کلمہ میں نور ہے۔ وہ ایک روحانی جنت ہے جس کے خوشے نہایت قریب ہیں اور اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہر قسم سعادت اس میں پایا جاتا ہے اور (جرأت ایمان کے لئے) ہر شعلہ اسی سے حاصل کیا جا سکتا ہے اس کے سوا محض خشک کانٹوں پر ہاتھ مارنا ہے۔

اس کے فیض کے گھاٹ نہایت خوشگوار ہیں۔ پس پینے والوں کو مبارک ہو۔ میرے اندر اس کے ایسے نور ڈالے گئے ہیں کہ انہیں کسی اور طریق سے حاصل کرنا میرے لئے مشکل تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کی قسم اگر قرآن کریم نہ ہوتا تو میری زندگی کا کوئی مزہ نہ ہوتا۔ میں نے اس کے حسن کو ہزاروں یوسفوں سے زیادہ دیکھا ہے۔ پس میں اس کی طرف انتہائی طور پر مائل ہو گیا۔ اور وہ میرے دل میں گھر کر گیا ہے۔ اس نے مجھے اس طرح پرورش کیا ہے جیسے رحم میں بچہ کی پرورش کی جاتی ہے اس کا میرے دل پر ایک عجیب اثر ہے۔ اس کے حسن نے مجھے پھسلا لیا ہے اور میں نے کشف میں دیکھا ہے کہ "حظیرۃ القدس" قرآن کریم کے پانی کے ساتھ سیراب کیا جاتا ہے۔ اور وہ یعنی قرآن کریم زندگی کے پانی کا ایک ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہے۔ جس نے اس سے پانی پی لیا وہ نہ صرف خود زندہ رہے گا بلکہ وہ اوروں کی زندگی کا بھی موجب ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی قسم اس کا چہرہ ہر شے سے زیادہ خوبصورت ہے وہ ایک ایسا چہرہ ہے جسے خوبصورتی کے سانچہ میں ڈھالا گیا ہے اور کمال حسن کا جبہ پہنایا گیا ہے اور یقیناً میں اسے خوبصورت اور موزوں قد نوجوان کی طرح پاتا ہوں جس کے رخسار دراز اور ملائم ہوں اور اسے تناسب اعضا سے حصہ وافر عطا ہوا ہو۔ اور اس پر ہر ملاحت اور ہر نور مکمل طور پر پورا ہو چکا ہو۔ وہ ایک پاکیزہ اور خوبصورت نوجوان کی طرح ہے جسے ہر اس پسندیدہ اعتدال اور چیدہ ملاحت سے پورا پورا حصہ دیا گیا ہے۔ جس کی کسی محبوب کے لئے ضرورت ہے۔ جیسے آنکھوں کا سیاہ ہونا۔ کشادہ ابرو ہونا۔ رخساروں کا بھرا کیلا پن۔ کمر کا نازک ہونا۔ دانتوں کی آبداری۔ لبوں میں فاصلہ۔ ناک کی بلندی۔ بھاری چشم۔ لبوں کی نزاکت۔ مزین زلف اور ہر وہ چیز جو دلوں کو موہ لے۔ آنکھوں کو سرور بخشے اور کسی حسین میں اچھی معلوم ہو۔ قرآن کریم کے علاوہ باقی تمام کتب ناقص روح کی طرح ہیں یا وہ اس لوتھڑے کی مانند ہیں جو نامکمل ہونے کی صورت میں گر گیا ہو۔ اگر آنکھ ہے تو ناک نہیں۔ اور اگر ناک ہے تو آنکھ نہیں۔ اور تو دیکھے گا کہ ان کے چہرے مکروہ اور بے رونق ہیں اور ان میں نمکینی پائی جاتی ہے ان کی مثال اس عورت کی سی ہے کہ جس کے چہرہ سے اس کی اوڑھنی اور برقع ہٹایا جائے تو وہ انتہائی بدصورت نظر آئے اس کی آنکھیں گلی ہوئی ہوں۔ اس کے رخسار داغدار ہوں اور اس کے سر کے بال اڑے ہوئے ہوں۔ اس کے دانتوں پر میل جمی ہوئی ہو۔ اس کے گلاب کے پھول کا سا چہرہ مرجھایا ہوا ہو۔ اس کے منہ کی نفیس ہوا دھوئیں میں بدل گئی ہو۔ اس کے چودھویں رات کے چاند کی روشنی میں کمی آ گئی ہو۔ اور وہ پھٹ گیا ہو۔ اس کی شعاع دھوئیں میں بدل گئی ہو اس کے سر کے بال بالکل سفید ہو گئے ہوں اور وہ ایک گلے سڑے اور بدبودار مردار کی طرح ہو جس کے سونگھنے سے لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہو اور وہ آنکھوں کے سرور کو ختم کر دیتا ہو۔ اور اس کے گھر والے اپنی رسوائی کی وجہ سے آنسو بہاتے ہوں اور پاک و صاف لوگ اس بات کی تمنا کرتے ہوں کہ اسے مٹی میں دبا دیں یا اسے اپنے سے دور کر کے اسفل السافلین میں پھینک دیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اس نے مجھے قرآن کریم کے انوار سے وافر حصہ دیا ہے اور اس کے موتیوں سے میرے فقر کو دور کر دیا ہے اس نے مجھے اس کے پھلوں سے سیر کر دیا ہے مجھے ظاہری اور باطنی نعماء سے نوازا ہے اور مجھے اپنی طرف جذب کر لیا ہے۔ میں جوان تھا اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور میری یہ عادت رہی ہے کہ جب بھی میں نے کسی دروازہ کو کھولنا چاہا وہ میں نے کھول لیا اور جب مجھے کسی نعمت کی ضرورت محسوس ہوئی وہ مجھے عطا کی گئی اور جب بھی میں نے کسی امر پر سے پردہ ہٹانا چاہا تو وہ میں نے ہٹا لیا اور جب بھی میں نے تضرع سے دعا کی وہ قبول ہوئی اور یہ سب کچھ میری اس محبت کی وجہ سے ہے جو مجھے قرآن کریم اور اپنے آقا اور امام سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔"

(ترجمہ از عربی۔ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۵-۵۴۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثانوی تعلیم اور مضامین کے انتخاب کا مسئلہ

(مکرم ظہور الدین صاحب بابر ایم اے منڈی بہاؤ الدین)

میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا اعلان ہوتے ہی والدین کے سامنے یہ اہم مسئلہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو آگے کس قسم کی تعلیم دلائیں ہمارا ملک ایک ترقی پذیر ملک ہے جس میں تعلیم کی منصوبہ بندی کے بارے میں ایک عرصہ قبل ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے جب وہ حکومت کے سائنسی مشیر تھے کہا تھا کہ

"ہمیں صرف ایک فیصد آرٹس کی تعلیم کی ضرورت ہے اور ننانوے فیصد سائنسی اور فنی تعلیم کی"

لیکن معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے کیونکہ ہمارے اکثر طلباء آرٹس میں چلے آتے ہیں جبکہ آج کے سائنسی دور میں صرف آرٹس کی تعلیم حاصل کر لینا ایک اوسط ذہن کے طالب علم کے لئے سوائے بیروزگاروں کی تعداد میں اضافے کے اور کچھ نہیں ہے سابق صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خان مرحوم نے کہا تھا کہ آرٹس کی تعلیم کے نتیجہ میں صرف باتیں کرنے والے بنتے ہیں جبکہ اس ملک کو کام کرنے والوں کی ضرورت ہے اس مقام پر سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ جو بچہ میٹرک کے بعد ثانوی تعلیم کے لیئے خود کو تیار کر رہا ہے کیا وہ ذہنی اور جسمانی طور پر اس قابل ہے؟ یہاں والدین کو جذبات سے ہٹ کر اس امر کا جائزہ لینا چاہیئے کہ کیا ان کا بچہ اپنے گذشتہ کارکردگی کے پیش نظر آگے پڑھنے کا اہل ہے یا نہیں؟ اگر وہ یہ محسوس کریں کہ ان کا بچہ ذہنی اور جسمانی طور پر واقعی اس قابل ہے کہ کالج کی تعلیم حاصل کرے تو اسے ضرور داخل کرایا جائے ورنہ کئی بچے ایسے بھی ہوتے ہیں جو دو چار سال والدین کا روپیہ اور اپنی عمر عزیز کے کئی سال برباد کر کے تعلیم کو خیرباد کہہ دیتے ہیں۔ ایسے بچوں کو کالج میں داخل کرنے سے کیا حاصل؟

ہمارے بورڈز اور یونیورسٹیوں کے نتائج کے مطابق عام طور پر پچھتر فیصد طلباء فیل ہو جاتے ہیں اور کامیاب ہونے والوں میں بھی اچھے نمبر حاصل کرنے والے بمشکل پانچ سات فیصد ہی ہوتے ہیں (امیدواروں کی مجموعی تعداد کا)۔ ظاہر ہے فیل ہونے والوں کی ایک بڑی تعداد ان بچوں کی ہوتی ہے جو اس طرز کی ثانوی تعلیم کے اہل ہی نہیں ہوتے۔ نظام تعلیم کی خامیاں بجا مگر سارا الزام نظام تعلیم کے سر تھوپنا تو درست نہیں ہے ان پست تعلیمی نتائج پر ہمارے عوامی حلقوں اور اخبارات میں سخت احتجاج و اضطراب کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اداریے لکھے جاتے ہیں تقریریں کی جاتی ہیں مگر اگلے سال پھر وہی صورت حال درپیش ہوتی ہے۔

مثلاً گذشتہ سال پنجاب یونیورسٹی کے بی اے / بی ایس سی کے نتائج پر ایک کثیر الاشاعت اخبار کی سرخی کچھ یوں تھی۔

"پانچ گورنمنٹ ڈگری کالجوں میں ایک طالب علم بھی پاس نہ ہو سکا۔ پندرہ گورنمنٹ ڈگری کالجوں کا بی ایس سی کا نتیجہ صفر رہا۔ پانچ سرکاری کالجوں کا نتیجہ صرف پانچ فیصد نکلا"

اسی خبر کے ساتھ ہی اسی اخبار کے اداریے میں لکھا گیا کہ

"کسی امتحان میں ۷۱ سے ۷۶ فیصد امیدواروں کی مکمل یا جزوی ناکامی کوئی معمولی المیہ نہیں مگر ہمارے ہاں اسے معمولی اور پیش پا افتادہ حقیقت سمجھ لیا گیا ہے۔ چنانچہ اس کے ہر سال اعادہ پر کوئی خاص صدائے احتجاج و اضطراب بلند نہیں ہوتی اور نتائج کا یہ روح فرسا تناسب تعلیمی معیار کی عام پستی اور اس سلسلہ میں اساتذہ کی کارکردگی اور طلباء و طالبات کے ذوق و شوق کی جو تصویر پیش کرتا ہے اس طرف نہ کوئی غور تعاصل کی جاتی ہے اور نہ اس پر ندامت کا اظہار کیا جاتا ہے طالبعلموں میں ذوق و شوق اور والدین میں احساس ذمہ داری بھی ایسے پہلے جیسا نہیں رہا۔"

امسال یہی نتائج ایسے ہی بلکہ اس سے بھی بدتر آئے اور تقریباً ۷۸ فیصد طلباء بی اے / بی ایس سی میں فیل ہو گئے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک کثیر الاشاعت اخبار نے لکھا

"کم و بیش ربع صدی سے میٹرک ایف اے اور بی اے کے امتحانات ہر سال اس المیے کی کئی بار نشاندہی کرتے ہیں لیکن اس صورت حال کو بدلنے کے لئے کوئی مؤثر فکر و تدبیر نہیں کی گئی"

پاکستان ٹائمز نے ANNUAL - DISASTER کے عنوان سے ان نتائج پر یوں اداریہ لکھا ہے۔

"قوم کو یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ تعلیم سے کیا چاہتی ہے کالجوں میں داخلہ کا معیار سخت کر دیا جائے تاکہ ذہین عنصر ہی آگے آ سکے۔ ایک غریب ملک اعلیٰ تعلیم پر اندھا دھند اخراجات کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ والدین کو ہر سطح پر اپنی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہیئے"

گورنر سرحد نے حال ہی میں خراب تعلیمی نتائج پر اپنے صوبہ کے پانچ کالج بند کر دیئے جن کا نتیجہ باقاعدگی سے کئی سال سے صفر فیصد رہا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہمارے کالجوں میں داخلہ لینے والے طلباء کی اکثریت اس تعلیم کی اہل نہیں ہوتی۔

بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی بلکہ پست ہمتی اور حوصلہ شکنی کا دور آگے شروع ہوتا ہے۔ جب بی اے ایم اے پاس کرنے والوں کو ملازمتوں کے حصول میں سخت دشواری پیش آتی ہے۔ کیونکہ اس تعلیم کے لیئے ہمارے ملک میں اتنی آسامیاں نہیں ہیں کہ سب کو کھپایا جا سکے۔ عام طور پر ایک اسامی کے لیئے ہزار ہزار تک درخواستیں آئیں تو کس کس کو رکھا جائے گا۔ اس سے بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کم تعلیم یافتہ بیروزگاروں کی تعداد تو بہت زیادہ ہوگی۔

اس صورت حال کے پیش نظر اہل فکر و نظر نے یہ سوال کیا ہے کہ کیا یہ ضروری ہے کہ تعلیم کا مطمح نظر بی اے ایم اے کرنا ہی ہو اور قوم کے ہر بچہ کو اس قسم کی تعلیم دلائی جائے۔ اس سوال کا جواب ہر اس شخص کو دینا ہے جو اپنے بچوں کو ثانوی تعلیم دلانے کا خواہاں ہے۔ بجا کہ تعلیم کا مقصد ذہن روشن کرنا ہے لیکن معاشی پہلو کو یکسر نظر انداز نہیں کر سکتے جس کے لئے یہ روایتی تعلیم زیادہ مؤثر ثابت نہیں ہو رہی۔

احمدی والدین کو اپنے بچوں کی ثانوی تعلیم کے بارے میں کوئی فیصلہ کرنے سے قبل یہ ساری صورت حال پیش نظر رکھنی چاہیئے ملکی ضروریات اور بچے کا رجحان اور اس کی ذہنی صلاحیتوں کا جائزہ لے کر اگلا قدم اٹھانا چاہیئے۔ یہ الگ بات ہے کہ بعض اوقات کئی اندرونی و بیرونی عوامل کی اثر اندازی بچے کی کارکردگی متاثر کر دیتی ہے اور وہ کالج میں نہیں چل سکتا۔ لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ اور زیادہ تر شروع میں ہی اس کے بارہ میں اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ ثانوی تعلیم کے لئے بہتر رہے گا یا نہیں اور پھر یہ کہ اسے کس قسم کی تعلیم دلائی جائے جسے حاصل کرنے کے بعد وہ ملک و قوم کے لئے مفید ثابت ہوں۔

تعلیمی نتائج کی یہ تفصیلات لکھنے کا مقصد سارے طلباء یا ان کے والدین کی حوصلہ شکنی کرنا نہیں بلکہ صرف اہل بچوں کو آگے لا کر ان کی کارکردگی کو بہتر بنانا اور دوسرے بچوں کو ان کے مناسب حال دوسرے شعبوں میں کھپانا ہے۔ تاکہ وقت اور روپیہ کے بے دریغ ضیاع کو روکا جا سکے اور ملک کی افرادی قوت کو مفید و مؤثر بنایا جا سکے تاکہ وہ ملکی معیشت میں اپنا بھرپور کردار ادا کر سکنے کے قابل ہوں۔

جہاں تک ذہین و فطین بچوں کا تعلق ہے یہ قوم و ملک کا قیمتی سرمایہ ہیں انہیں کی سرپرستی و دلجوئی نہ صرف والدین کا فرض ہے بلکہ قوم و ملک پر بھی یہ ذمہ داری آتی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بارہ میں احباب جماعت کو تعلیمی پروگرام کے وسیع تر مفہوم کے تحت ارشاد فرماتے ہوئے توجہ دلائی

"اور جس وہ نے جب دسویں پاس کریں اور یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پتہ لگے ہمیں کہ بعض بڑے ذہین ہیں تو ان کے آگے پڑھانے کا جماعت ذمہ لے - وہ انتظام کرے تا کہ خدا تعالیٰ نے جو اتنا بڑا ہم پر احسان کیا کہ ہم غریبوں کے گھروں میں ذہین بچے پیدا کر دیئے اور ذہانت سے ہماری جھولیاں بھر دیں ہم ان سے بے اعتنائی کر کے ناشکرے نہ بننے والے ہوں کیونکہ خدا تعالیٰ اپنے شکر گذار بندوں سے پیار کرتا - اور وہ جو شکر نہیں کرتے اس کا - غصہ کی نگاہ ان پر ڈالتا ہے - "

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اس معاملہ میں بے حد خیال رکھتے تھے - اور ہزاروں بچے ان کی ذاتی توجہ سے اعلیٰ تعلیم سے فیضیاب ہوئے - اس معاملہ میں وہ اپنی جیب خاص سے بھی ذہین بچوں کی مالی امداد فرماتے اور زریں نصائح سے بھی نوازتے - اپنے پاس بٹھا کر ان کی دلجوئی و دلداری کرتے اور ان کی کامیابیوں پر ان کا دل بڑھاتے اگر ان کو معلوم ہو جاتا کہ کہیں والدین یا سرپرست کسی بچہ کی تعلیم کے بارے میں غفلت سے کام لے رہے ہیں تو ان کو ذاتی طور پر بچے کی تعلیم کے بارے میں ترغیب دلاتے -

اب بھی جماعت کی طرف سے ایسے لائق اور اہل بچوں کے لئے تعلیمی وظائف اور مالی امداد کا سلسلہ جاری ہے بلکہ حال ہی میں انتہائی ذہین بچوں کی ذہانت و فطانت کے اعتراف اور حوصلہ افزائی کے لئے جو تمغوں کا سلسلہ شروع ہوا ہے ہمارے اکثر احباب کو اب احساس ہوا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں کتنے جواہر و نوادرات سے نوازا ہوا ہے - ایسی تقاریب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذہین بچوں سے محبت و شفقت اور مسرت کا عالم دیدنی ہوتا ہے - ان کے دست مبارک سے تمغہ لینا بلاشبہ عظیم اعزاز ہے اور اس عظیم اعزاز کو حاصل کرنے کے لئے جماعت کے بچوں میں حصول علم کی شمع روشن تر ہو گئی ہے جس کا تذکرہ فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حالیہ شوریٰ کے موقعہ پر فرمایا

" اس میں (تعلیمی منصوبہ میں) اللہ تعالیٰ نے بڑی برکت ڈالی ہے اس کی وجہ سے سکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والے ہمارے بچوں کے ذہنوں میں بڑا انقلاب پیدا ہوا ہے بہت سے بچے بڑے ذہین تھے مگر وہ توجہ نہیں دیتے تھے - پہلی دوسری جماعت کے بچے بھی بڑے پرجوش ہیں اور ان کا دماغ اس طرف چل پڑا ہے کہ ہم نے ڈاکٹر سلام سے بھی آگے نکلنا ہے "

لیکن ہمارے بچوں اور والدین کو یہ بات پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ اس کے لئے بڑی طویل جدوجہد کی ضرورت ہے - مفکر، مدبر اور سائنس دان وغیرہ محض اتفاق سے نہیں بن جاتے جیسا کہ ڈاکٹر سلام صاحب نے گورونانک دیو یونیورسٹی امرتسر میں " ڈاکٹر آف سائنس " کی اعزازی ڈگری لینے کے بعد اپنے خطاب میں کہا -

" سائنس دان تیار کرنے کیلئے اتفاقات و حوادث کا انتظار کرنے کی بجائے باقاعدہ منصوبہ بندی کرنی چاہیئے - "

خود ڈاکٹر صاحب کی مثال سامنے ہے کہ اپنی موجودہ تحقیق پر وہ کم و بیش بیس سال سے کام کر رہے ہیں اور جو چیز ان کے پیش نظر ابھی ثابت کرنا باقی ہے اس کے لئے بقول ان کے مزید بیس سال درکار ہوں گے - بلکہ بلاشبہ ڈاکٹر صاحب کی شخصیت حضرت اقدس کے ایک خاص ارشاد کی مصداق ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ

آپ کو ماننے والے
ہر علمی میدان میں غیر
معمولی ترقی کریں گے اور
علم و معرفت میں کمال
حاصل کریں گے -

اوپر جس منصوبہ بندی کا ذکر کیا گیا ہے یہ ضروری نہیں کہ صرف حکومت یا جماعت کی طرف سے ہی ہو - ملکی منصوبہ بندی تو بڑی اونچی سطح کی ہوتی ہے وہ بھی ہوتی ہے - اپنے طور پر ہر شخص اپنی سطح پر ابتدائی منصوبہ بندی کر سکتا ہے - مثلاً ذہین بچوں کی صحت اور انکی ذہنی صلاحیتوں کی حفاظت اور ان کے مستقبل کے بارے میں سوچ سمجھ کر کوئی فیصلہ کرنے کی اہلیت -

حضور کی خواہش کے احترام میں طالبعلم بچوں سے حضور کی خدمت میں دعا کے لئے خطوط کی ترسیل اور ان کے تعلیمی مسائل کے بارے میں جماعتی اور سرکاری اداروں سے مدد و مشورہ لینا -

ثانوی تعلیم میں مضامین کے انتخاب کو بڑی اہمیت حاصل ہے یہ ایک ایسا موڑ ہے کہ جہاں ایک صحیح فیصلہ بچے کی زندگی پر بے حد اثر انداز ہوتا ہے - والدین اس بات پر پورا غور و خوض کریں کہ ان کے بچے کے لئے کس قسم کی تعلیم مناسب رہے گی - اس معاملہ میں اپنے حلقہ کے تعلیم یافتہ اشخاص سے مشورہ کر لینا ضروری ہے اور پھر ترجیحات کی بنیاد پر میڈیکل، انجینئرنگ، کامرس و دیگر فنی پیشہ وارانہ اور آرٹس کی تعلیم میں داخلہ کی ترغیب دلائی جائے -

ذہین بچوں کو خوش آمدید کہنے کے لئے ایک اور ادارہ بھی جو اس لحاظ سے اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے کہ جہاں کا نصاب طرز تعلیم اور ماحول ایسا ہے کہ اور کہیں ڈھونڈے سے نہ ملے - جہاں سے فارغ التحصیل ہونے والوں کے لئے ہر جگہ دیدہ و دل فرش راہ ہوتے جس کی تربیت کے نتیجہ میں زندگی کا سکون بھی ملے اور سکون ابدی بھی خدا تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہو اور امام جماعت کی خوشنودی اور دعا بھی - جہاں خرچ داخلہ اور فیس نہ ہونے کے برابر ہے اس ادارے کا نام

جامعہ احمدیہ ہے "

دین کی اشاعت و تبلیغ کسی ایک یا دو آدمی پر فرض نہیں بلکہ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے اور اس کے لئے ہمہ وقت کمربستہ رہنے کے لئے ایک گروہ کو زندگی وقف کرنے کے لئے ترغیب و تحریص پیدا کرنا ہر فرد جماعت کی ذمہ داری ہے - والدین کو اپنے بچوں سے کس قدر پیار ہوتا ہے کہ وہ ان کی خوشیوں اور زندگی کے سکھ کے لئے اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں - احمدی والدین کو بھی اپنے بچوں کا جائزہ لینا چاہیئے کہ ان میں سے کون اس اعزاز کو حاصل کرنے کا اہل ہے - اور کس بچے کو وہ اس ادارہ میں داخل کر کے اس کی جھولی میں دنیا جہان کی ساری بھلائیاں ڈال سکتے ہیں کہ اس کا وجود ان کے لئے باعث فخر ہو جائے -

عام ذہنی سطح کے بچوں کے لئے یا ایسے والدین کے لئے جو اس بات کے خواہش مند ہوتے ہیں کہ ان کا بچہ میٹرک کے بعد جلد ہی کسی ملازمت کے قابل ہو سکے یہ ضروری ہے کہ وہ اسے آرٹس کی تعلیم کے چھ سات سال کے خارزار میں ڈالنے کی بجائے حکومت کی طرف سے قائم کردہ کسی فنی یا پیشہ وارانہ تعلیم کے ادارہ میں داخل کرائیں جہاں برائے نام فیس لے کر بچوں کو مختلف فنون سکھائے جاتے ہیں - جن سے وہ سال دو سال کے اندر کسی روزگار کے اہل ہو جاتے ہیں - اس کے لئے فنی تعلیم کی نظامت کے تحت کام کرنے والے ادارے گورنمنٹ ووکیشنل انسٹی ٹیوٹس اور گورنمنٹ پولی ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹس سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں -

ماہرین تعلیم کے تجزیہ کے مطابق ہمارے ملک کو آئندہ تیس سال تک تجارتی تعلیم سے بہرہ ور افراد کی سخت ضرورت ہے اس کے پیش نظر تجارتی تعلیم کی تربیت کے لئے گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹس ہیں جہاں سے میٹرک کے بعد دو سال میں " ڈی کام " کرایا جاتا ہے جو تمام مقاصد کے لئے ایف اے کے مساوی ہے - لیکن اپنی افادیت کے لحاظ سے ایف اے سے کہیں بہتر ہے - کیونکہ اس کے نصاب میں اکاؤنٹس، مختصر نویسی و ٹائپ اور دفتری امور کی تربیت ہوتی ہے اس طرح دو سال کے ملازمت بھی بآسانی مل جاتی ہے اور آگے پڑھنے کا ارادہ ہو تو بی کام یا بی اے میں داخلہ بھی لیا جا سکتا ہے -

تعلیم کا مقصد تعمیر کردار کے ساتھ ساتھ علم اور اعلیٰ معاشرتی روایات کی نسل در نسل منتقلی ہے اگرچہ اسے ذریعۂ روزگار بھی بنانا ہوتا ہے لیکن مقصد زندگی (باقی ص۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبصرہ

سنگم

نام کتاب :- سنگم (چودھویں اور پندرھویں صدی کا "سنگم")
مرتب :- مکرم حافظ مظفر احمد صاحب
طابع :- مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ
صفحات :- ۶۴
قیمت :- درج نہیں

یہ کتاب جامعہ احمدیہ کے فاضل استاذ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے بہت محنت اور عرق ریزی سے مرتب کی ہے - چودھویں صدی ہجری کے اختتام اور پندرھویں صدی ہجری کے آغاز پر بہت سی کتب منظر عام پر آئی ہیں - دوسری کتابوں سے اس کتاب کو ممتاز کرنے والی خاص بات یہ ہے کہ اسمیں چودھویں صدی میں امام مہدی کے ظہور کے متعلق تقریباً ۱۶ کتب کے حوالے اس طرح سے درج کئے گئے ہیں کہ ایک صفحے پر کتاب کے ٹائٹل کا عکس ہے اور دوسرے صفحے پر متعلقہ عبارت کا عکس دیا گیا ہے اور پھر اس کے بعد اس کا ترجمہ مؤلف نے اپنی طرف سے درج کیا ہے - اس طرح چند نہایت کارآمد حوالوں کی اصل شکل دنیا کے سامنے پیش کر دی گئی ہے جس سے قاری متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا - کیونکہ کتابوں کے اصل حوالوں کے عکس کی شکل میں اصل کتاب قاری کے ہاتھ میں آجاتی ہے زیر نظر ایڈیشن اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے - کتاب کا تعارف محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے اور نہایت خوبصورت اور اچھوتے انداز میں چودھویں صدی کو رخصت کرتے ہوئے پندرھویں صدی ہجری کو خوش آمدید کہا ہے کتابت و طباعت معقول ہے - ٹائٹل خوبصورت ہے -

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چوبیسواں

سالانہ اجتماع

مورخہ ۳۰، ۳۱ ماہ اخاء ویکم نبوت ۱۳۶۰ ہش بمطابق ۳۰، ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۸۱ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تمام اراکین و عہدیداران مجالس انصار اللہ ان تاریخوں کے مطابق سالانہ اجتماع میں شرکت کی تیاری شروع کر دیں اور کوشش فرمائیں کہ سو فیصد مجالس کی نمائندگی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ انصار مرکزی اجتماع میں شریک ہو کر امام وقت کے ارشادات سے مستفیض ہوں -

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

بقیہ صفحہ ۴

کو پورا کرنے کے لئے تعلیم کی ضرورت و اہمیت اس لئے بھی ہے کہ اس سے صحیح احساسِ تشخص پیدا ہو جیسا کہ حضرت المصلح الموعود نے فرمایا تھا کہ ؎

تم مدبر ہو کہ جرنیل ہو یا عالم ہو
ہم نہ خوش ہونگے کبھی تم میں گر اسلام نہ ہو

والدین کو ہر چیز پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ ان کے بچے ان کے کردار سے شعوری و لاشعوری طور پر گہرا اثر قبول کرتے ہیں - وہ ان کے سامنے اپنی شخصیت کا جیسا نمونہ پیش کریں گے وہ ویسا ہی نقش قبول کریں گے - اور اس کے لئے جہاں انسانی کاوشیں برسرِ پیکار ہوں گی وہاں متضرعانہ دعائیں بھی ضروری ہیں تاکہ جدوجہد زندگی میں خدا تعالےٰ کی نصرت و تائید ہر دم شامل رہے

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

شیلوہ یا آسف

[- "مسیح ہندوستان میں" تورات کا ایک حوالہ اور اس کی وضاحت -]

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب ۲۱۵ رستم پارک - نواں کوٹ لاہور

انیسویں صدی کے اواخر میں حضرت اقدس نے ایک معرکۃ الآراء کتاب تصنیف فرمائی - کسرِ صلیب کے اس شاہکار کا نام ہے " مسیح ہندوستان میں" اس کتاب میں تورات و انجیل اور ملل قدیمہ کے بہت سے حوالے ہیں - صفحہ ۸۸ پر ایک حوالہ ہے اس کی وضاحت ضروری ہے - فرمایا

" حضرت مسیح بوجہ اپنے اس نام کے جو پیدائش باب ۴۹ آیت ۱۰ سے سمجھا جاتا ہے یعنی آسف جس کا ترجمہ جماعت کو اکٹھا کرنے والا یہ ضروری تھا کہ اس ملک کی طرف آتے جس میں یہودی آکر آباد ہوئے تھے"

اس حوالے کے متعلق پہلی بات تو یہ قابل توجہ ہے کہ جیسا کہ حضرت اقدس نے "ایام الصلح" میں تفصیل بیان کی ہے - یہ حوالہ پیدائش ۴۹/۱۰ کا نہیں بلکہ ۴۹/۱۱ کا ہے - ۱۰/۴۹ سبقت قلم یا کتابت کی غلطی ہے - دوسرے یہ کہ تورات میں آنے والے فرستادہ کو سیلا یا شیلوہ کہا گیا - کیتھولک بائیبل میں پیدائش ۴۹/۱۰ کے حاشیہ پر ہے -

" اس لفظ کے صحیح معنے ٹھیک ٹھیک معلوم نہیں ہیں"

(کلام مقدس مطبوعہ سوسائٹی آف سینٹ پال روما ۱۹۵۸ء)

شیلوہ کا مشن یہ ہے کہ وہ لوگوں کو اکٹھا کرنے والا ہے - اکٹھا کرنے والے کو عبرانی میں آسف کہتے ہیں - اس وضاحت کے بعد اب "ایام الصلح" کا حوالہ ملاحظہ فرمایا

" توریت پیدائش باب ۴۹ آیت ۱۰ میں لکھا تھا کہ یہودا سے ریاست کا عصا جدا نہ ہوگا اور نہ حکم اس کے پاؤں کے درمیان سے جاتا رہے گا جب تک سیلا نہ آوے یعنی عیسےٰ علیہ السلام اور قومیں اس کے پاس اکٹھی ہوں گی "

(ایام الصلح صفحہ ۵۲)

ظاہر ہے کہ تورات میں شیلوہ، اس فرستادہ کو کہا گیا ہے جس کے پاس لوگوں نے اکٹھا ہونا تھا حضرت اقدس کے پیش نظر بائیبل مطبوعہ مرزاپور ۱۸۷۰ء کا حوالہ ہے اس کے الفاظ یہ ہیں -

" یہودا سے ریاست کا عصا جدا نہ ہوگا اور نہ حاکم اس کے پاؤں کے درمیان سے جاتا رہے گا جب تک کہ سیلا نہ آوے، اور قومیں اس کے پاس اکٹھی ہوں گی"

اس حوالے سے ثابت ہے سیلا یا شیلوہ کی شناخت اور پہچان یہ ہے کہ وہ لوگوں کو اکٹھا کرنے والا ہے (یعنی دوسرے لفظوں میں وہ آسف ہے چنانچہ صحیفۂ انبیاء میں آنے والے مسیحا کے لئے صیغہ اسف آیا ہے - یسعیاہ نبی نے کہا ہے کہ وہ اسرائیل کے لئے آسف ہوگا یعنی ان کو اکٹھا کرے گا " (۴۹/۵)

گویا شیلوہ کا مشن وہی ہے جو آسف کے معنے ہیں - اس طرح حضرت اقدس کا استدلال بالکل واضح ہو جاتا ہے - شیلوہ کے معنی معین نہیں ہیں لیکن یہ عجیب بات ہے کہ عبرانی میں شلہ کے ایک معنے ہیں کھینچ نکالنا اور آسف کے معنی ہیں جمع کرنا کھینچ لینا گویا حسن لغت میں ایک صورت ایسی بھی ہے جس میں شیلوہ اور آسف کے معنوں میں یگانیت اور اتحاد ہو جاتا ہے

آنیوالے فرستادہ کو عہد عتیق میں شیلوہ کہا گیا اس کا مشن آسف بتایا گیا - دونوں کے معنی اکٹھا کرنے کے ہیں - اس لحاظ سے حضرت اقدس نے جو حوالہ دیا اور جو استدلال کیا ہے وہ بالکل درست ہے -

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے تقررہ ٹارگٹ کے حصول کیلئے نمایاں وعدے

(۱۰)

نمبر شمار	نام مجاہدین		رقم وعدہ
۱۸۳-	مولوی عبداللطیف صاحب ستکوہی	سمنت نگر لاہور	۱۰۹۰ — ۰۰
۱۸۴-	" چوہدری ارشاد احمد صاحب مرکز	"	۱۰۱۷ — ۰۰
۱۸۵-	" آر اے ملک صاحب	سول لائن لاہور	۱۵۷۵ — ۰۰
۱۸۶-	" اسلم احمد خان صاحب	فیکٹری ایریا "	۱۰۰۰ — ۰۰
۱۸۷-	" ڈاکٹر مبارک احمد خان صاحب	شالامار ٹاؤن "	۱۳۰۰ — ۰۰
۱۸۸-	" خواجہ حفیظ احمد صاحب	گلبرگ لاہور "	۱۰۰۰ — ۰۰
۱۸۹-	" چوہدری عبدالحمید صاحب انجینئر	ماڈل ٹاؤن "	۱۳۱۰ — ۰۰
۱۹۰-	" امتیاز احمد صاحب بٹ	" "	۱۴۰۰ — ۰۰
۱۹۱-	" ملک طاہر احمد صاحب	" "	۱۶۰۰ — ۰۰
۱۹۲-	" شیخ سعید احمد صاحب	بھاٹی گیٹ "	۶۰۰ — ۰۰
۱۹۳-	" فضل الٰہی صاحب	" "	۵۰۰ — ۰۰
۱۹۴-	" میاں جلال دین صاحب	پرانی انارکلی "	۵۵۰ — ۰۰
۱۹۵-	" چوہدری اعجاز احمد صاحب	چھاؤنی جنوبی "	۷۰۰ — ۰۰
۱۹۶-	" اخوند فیاض احمد صاحب	" "	۸۰۰ — ۰۰
۱۹۷-	" چوہدری صفدر علی صاحب	" "	۵۰۰ — ۰۰
۱۹۸-	" ڈاکٹر عبدالغفور صاحب کرک	" "	۸۰۰ — ۰۰
۱۹۹-	" شیخ مبارک محمود صاحب	دہلی دروازہ "	۶۶۰ — ۰۰
۲۰۰-	" قریشی حمید اسلم صاحب	راجگڑھ "	۵۲۵ — ۰۰
۲۰۱-	" قاضی طاہر احمد صاحب	" "	۵۵۰ — ۰۰
۲۰۲-	" محمد اسلم صاحب شاد	رحمٰن پورہ "	۶۰۰ — ۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ناظمین کرام انصاراللہ توجہ فرمائیں

سال رواں کا پانچواں ماہ گزر رہا ہے۔ جن مجالس کے بجٹ اور تعدیل کی وصولی مرکز میں نہیں ملی براہ کرم ان کے بجٹ اور بجٹ کے مطابق کم از کم تعدیل کی وصولی مرکز میں بھجوانے کا اہتمام فرمادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

اطفال و ناصرات متوجہ ہوں

امسال اطفال و ناصرات کے لئے مرکزی مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت عثمان غنی رضؓ" ہے۔ جس میں اوّل دوم اور سوم انعامات ۲۰۰/۰۰ روپے ۱۵۰/۰ روپے اور ۱۰۰/۰ روپے نقد مقرر ہیں۔

شرائط یہ ہیں:-

(۱) مضمون دو سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔

(۲) پتہ اور حوالے مکمل اور صاف لکھیں۔

(۳) مضمون ناظم صاحب اطفال یا سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی تصدیق سے ۱۵ جون ۱۹۸۱ء سے پہلے پہنچ جانا چاہیئے۔

اطفال و ناصرات ابھی سے اس کے لئے تیاری کریں اور مندرجہ ذیل پتہ پر لفافہ مضمون جلد از جلد بھجوائیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء کا فیصلہ ہے "ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چند دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوا دے"۔

امراء صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ میٹرک کے امتحانات ہو چکے ہیں۔ براہ مہربانی آپ اپنے حلقہ کے ایسے احمدی نوجوانوں کو جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں۔ وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمادیں اور امیدواران کو ہدایت فرمائیں کہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواستیں ۳۰ جون ۱۹۸۱ء تک وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

وعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مورخہ ۱۴ مئی ۸۱ء کو بوقت ۹ بجے شب میو ہسپتال لاہور میں دل فیل ہو جانے سے وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اگلے روز صبح ساڑھے سات بجے محترم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ماڈل ٹاؤن میں نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز عصر کے بعد جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال آمد نے قبر پر دعا کروائی۔

مرحومہ خدمت دین میں اپنی ہمت سے بڑھ کر ممد و معاون، مہمان نواز بلند ہمت بلند اخلاق، صوم و صلوٰۃ کی سختی سے پابند، مخلص، مشکلات میں سینہ سپر ہو جانے والی اور ہمت بڑھانے والی، ہر ایک کی ہمدرد، دوسروں کی تکلیف میں خود بے چین ہو جانے والی، نیک دل اور سلسلہ کے لئے قربانی کرنے والی تھیں مرحومہ نے متعدد احمدی اور غیر از جماعت مستورات اور بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

مرحومہ چوہدری حاکم دین صاحب مہاجر قادیان (آف شادیوال ضلع گجرات) کی بیٹی اور چوہدری غلام محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کرڑیال ضلع گورداسپور کی بہو تھیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔

اس سانحہ پر خاکسار کے ساتھ احباب جماعت نے جو ہمدردی و تعزیت کا اظہار فرمایا ہے۔ میں اس کے لئے ان کا شکر گزار ہوں۔ نیز دوستوں نے کثرت سے خطوط بھی بھجوائے ہیں۔ اس موقع پر میں اس قابل نہیں کہ سب کا فرداً فرداً جواب دے سکوں۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس ہمدردی کی جزاء عطا فرمائے آمین۔

(چوہدری نذر احمد خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور شہر)

زمیندار و دیہاتی مجالس انصاراللہ توجہ فرمائیں

گندم کی فصل برداشت ہو رہی ہے۔ دیہاتی زمیندارہ مجالس کو چندہ ادائیگی میں سہولت ہے۔ زعماء صاحبان سے گذارش ہے کہ احباب سے چندہ وصول کر کے مرکز ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کے مالوں میں برکت بخشے آمین

(قائد مال مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمادیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسلسل نمبر ۲۴۶۷۸ :-

میں کیپٹن شیر خان ولد سید رسول صاحب قوم اعوان پیشہ پنشنر عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۸ء ساکن پنجند ضلع اٹک بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(۱) زمین زرعی بارانی ۱۹۴ کنال واقع پنجند ضلع اٹک مالیتی -/۹۶،۰۰۰

(۲) ایک مربع زرعی زمین فوجی الاٹمنٹ ڈرسکیم واقع موضع ودبرجی مالیتی اندازاً -/۶۰۰۰ روپے۔

(۳) ایک حویلی معہ مکانات تین عدد جو حویلی کے اندر ہیں۔ ان کی مالیت اس وقت اندازاً -/۱۰،۰۰۰ روپے ہے۔

(۴) نقد مبلغ -/۱۳،۵۰۰ روپے ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۶۲۰ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں اور مبلغ ایک ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد علاوہ بالا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار کا چندہ بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ ۲۹/۱۲/۸۰ سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- کیپٹن شیر خان ولد سید رسول صاحب پنجند ضلع اٹک

گواہ شد:- شاہ ولی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پنجند۔

گواہ شد:- عطا محمد خان صدر جماعت احمدیہ پنجند۔

مسلسل نمبر ۲۴۶۷۹ :-

میں چوہدری مبارک احمد جمیل ولد چوہدری محمد شفیع صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لورنگی ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(۱) ایک عدد مکان ۲۰ گز مع تعمیر مالیتی اندازاً -/۵۰،۰۰۰ روپے میں ۲/۱ حصہ

(۲) ایک پلاٹ سفیدہ رقبہ ۱۰۰ گز مالیتی -/۱۲،۰۰۰ روپے میں ۲/۱ حصہ۔

(۳) زمین زرعی واقع دھرگ میلانہ ضلع سیالکوٹ رقبہ ایک ایکڑ مالیتی -/۸،۰۰۰ روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۶۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا چندہ بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- مبارک احمد جمیل ۲۴ نگی ٹاؤن کراچی۔

گواہ شد:- مظفر احمد منصور

گواہ شد:- منیر احمد ضیاء وصیت ۲۳۸۵۸

مربی سلسلہ کراچی وصیت ۱۸۲۸۲

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم شیخ محمد نعیم صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم نواب شاہ تحریر فرماتے ہیں کہ محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حاجی محمد اسماعیل صاحب آف سکھر ۱۰ مئی کو ایک حادثہ میں وفات پاگئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اور خود حاجی صاحب موصوف بھی اس حادثہ میں زخمی ہوئے ہیں۔ ان کی طرف سے ان کے بھائی مکرم حاجی محمد اسحٰق صاحب نے مبلغ -/۳۰۰ روپے چندہ تعمیر مساجد بھجواتے ہوئے ان کے لئے دعا کے ملتجی ہیں۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں اپنے مقام قرب سے نوازے اور مکرم حاجی صاحب موصوف کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

۲۔ خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے میری پریشانیاں دور فرمائے۔

(اویس اکمل شاد۔ وزیر آباد)

۳۔ میری رفیقۂ حیات عرصہ پانچ سال سے گردن میں ریڑھ کی ہڈی کے ہل جانے کے باعث اور السر کمزوری اور خون نہ بننے کے باعث مسلسل بیمار رہتی ہیں۔ نیز یہ عاجز بھی الرجی اور دوسری عوارض کے باعث ایک ماہ سے شدید بیمار ہے۔ ابھی خاطر خواہ افاقہ نہیں ہوا ہے۔ ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا ہے۔

(منصور احمد نثار عوامی فلیٹ ۲/۳ ریواز گارڈن لاہور ۱۱)

۴۔ مکرم بشیر احمد صاحب گیٹ میکر بخار کی وجہ سے کئی دن سے بیمار ہیں

(نذیر احمد گیٹ میکر رحمت بازار۔ ربوہ)

۵۔ مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ کے بڑے لڑکے ناصر احمد ظفر ریلوے گارڈ خانیوال کی اہلیہ ایک عرصہ سے بعارضہ دل و نائج بیمار ہیں زیادہ تر زبان اور اعصاب پر ہے۔

۶۔ مکرم عبداللہ صاحب چوہدری مغربی جرمنی کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب ہرنیا کی بیماری میں مبتلا ہیں ان کا چوتھا آپریشن ہوا ہے۔

۷۔ محترمہ منصورہ ریحانہ صاحبہ کی والدہ محترمہ (اہلیہ محترم ڈاکٹر عطاء اللہ خان صاحب) کا رسولی کا آپریشن ۲۰ مئی کو سروسز ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔

۸۔ مکرم نعیم احمد صاحب بدر صادق آباد ضلع رحیم یار خان کی والدہ محترمہ عرصہ سے بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ اسی طرح ان کی ہمشیرہ محترمہ بھی قریباً ایک ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب مریضوں کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ اور جملہ پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین۔

ثواب میں شریک ہوں

ایسے صاحب نصاب احباب جن کو مسائل زکوٰۃ سے واقفیت ہوتی ہے وہ بڑے التزام کے ساتھ ہر سال اپنی زکوٰۃ مرکز میں بھجوا دیتے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

لیکن کئی صاحب نصاب دوستوں کی طرف سے زکوٰۃ میں کوئی وصولی نہیں ہوتی لہٰذا وہ دوست جن کی نظروں سے یہ اعلان گزرے اور ان کے علم میں ایسے احباب موجود ہوں جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو مگر کسی وجہ سے ادا نہیں کر رہے تو انہیں اس اہم فریضہ کی طرف توجہ دلا کر ثواب میں شریک ہوں۔ حدیث شریف میں آتا ہے الدال علی الخیر کفاعلہ کرنیکی کا کام بتلانے والا ایسا ہی ہے جیسا نیکی کرنے والا۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر صاحبان مجالس موصیان کے فرائض

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مجالس موصیان کے صدر صاحبان کی ذمہ داریوں کی نشان دہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس صدر کے ذمہ علاوہ وصیتیں کرانے کے یہ کام بھی ہوگا کہ وہ گاہے گاہے مرکز کی ہدایات کے مطابق وصیت کرنے والوں کے اجلاس بلائے اور ان اجلاس میں وہ ایک دوسرے کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کریں جو ایک موصی کی ذمہ داریاں ہیں۔ یعنی اس شخص کی ذمہ داریاں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بشارت ہمیں یہ بتاتی ہے۔ کہ خدا کے سارے فضلوں اور اس کی ساری نعمتوں کا وارث ہے۔"

(الفضل ۱۰ر اگست ۱۹۶۶ء)

حضور کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں ہمارے صدر صاحبان مجالس موصیان کو موصیوں کے اور نائب صدر صاحبات مجالس موصیات کو موصیات کے اجلاس گاہے گاہے بلاتے رہنا چاہیئے۔

بہتر تو یہ ہوگا کہ ہر ماہ ورنہ ہر سہ ماہی میں ایک دفعہ تو ضرور ایسے اجلاس بلانے چاہئیں۔ جن میں مرکز کی طرف سے موصیان کرام و موصیات کے بارے میں جو اعلانات و ہدایات شائع کروائی جاتی ہیں۔ ان سے ہر موصی اور موصیہ کو مطلع کیا جائے۔ تا ہر فرد کو اسکی ذمہ داریوں کا علم ہو جائے۔ ان اجلاسات میں رسالہ الوصیت کے اقتباسات بھی سنائے جائیں۔ "رسالہ قواعد وصیت" میں سے نہایت ضروری قواعد سے خاص طور پر موصیان و موصیات کو باخبر کیا جائے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ تمام موصیان/موصیات کو بار بار یاد دلایا جائے کہ سیدنا حضرت اقدس نے موصیان کرام کی جو تعریف فرمائی ہے اس پر کماحقہ پورا اترنے کی کوشش میں لگے رہیں۔ مثلاً حضرت اقدس نے موصیان کے بارے میں حسب ذیل کلمات تحریر فرمائے ہیں:۔

"صادق کامل الایمان وہ جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا ہے۔ اعلیٰ درجہ کے مخلص دوسروں سے ممتاز۔" (ضمیمہ الوصیت)

براہ کرم تمام صدر صاحبان مجالس موصیان و نائب صدر صاحبات مجالس موصیات کماحقہ اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہونے کی پوری کوشش فرماویں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اپنے فرائض کو سمجھنے اور پھر انہیں کماحقہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

(صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلانات نکاح

۱۔ میری بچی عزیزہ امۃ الباسط صاحبہ کا نکاح ہمراہ مکرم اسد اللہ خان باجوہ صاحب ابن چوہدری محمد عبد اللہ صاحب باجوہ ساکن ظفروال ضلع سیالکوٹ سے بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ مہر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے ۱۶/۵/۸۱ بروز ہفتہ مسجد اقبال دارالنصر غربی ربوہ میں بعد نماز عصر پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے اور مثمر ثمرات حسنہ ثابت ہو۔ آمین

مولوی عبد الغفور سیکرٹری مال دارالنصر غربی ربوہ

۲۔ مکرم چوہدری منور احمد صاحب وڑائچ کی صاحبزادی منیرہ منور صاحبہ کا نکاح ہمراہ چوہدری جمیل احمد صاحب سدھو ابن چوہدری خورشید احمد صاحب سدھو نمبردار چک نمبر ۱۶۶/۷R ضلع بہاولنگر مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم شیخ محبوب عالم خالد صاحب ناظر بیت المال آمد نے مورخہ ۲۳ر اپریل بروز جمعرات بعد نماز مغرب بیت الظفر لطیف آباد حیدر آباد میں پڑھا۔ دوسرے دن ۲۴ر اپریل بروز جمعہ رخصتی عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ خیر و برکت کا موجب بنائے اور جانبین کو اپنے فضلوں۔ برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔ اور نیک ثمرات عطا فرمائے آمین۔

مبشر احمد گوندل قائد ضلع حیدر آباد

درخواست دعا

برادرم مکرم شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی لاہور بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ ڈاکٹری تشخیص کے مطابق دل کا ایک والو خراب ہے جس کا علاج اپریشن ہے۔ اس وقت کیفیت یہ ہے کہ دل اور سینہ میں شدید درد اٹھتا ہے۔ سر میں غبار سا بھرا رہتا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ شیخ صاحب موصوف کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

حکیم محمد اسلم ناروتی دارالعلاج رحمت بازار ربوہ

افریقہ میں جماعت احمدیہ کی خدمت

— (بقیہ صفحہ اول) —

اس نے ایک احمدیہ سکول کے پرنسپل کو اس اعزاز سے نوازا۔ یہ محض جماعت احمدیہ کی خدمات کے بلند معیار ہی کی وجہ ہے۔ کہ سرکاری افسران اور دیگر اعلیٰ طبقے کے لوگ افراد جماعت احمدیہ کی قدر کرتے ہیں اور ان کی روحانی راہ نمائی طلب کرتے ہیں۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

اخبار الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ضروری اعلان

کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں سال اول کے نئے آنے والے طلباء کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

۱۔ مبشر احمد نجم کمرہ نمبر ۱۴۱۔ ڈی
۲۔ خواجہ محمد یوسف کمرہ نمبر ۲۷ نیو
بواز ہوسٹل کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج

منجانب جنرل سیکرٹری احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور

باڈی بلڈنگ کورس

BODY BUILDING COURSE

APPETIZER 10 CAPS. بھوک اور ہاضمہ کے لئے
BLOOD TONIC 180 TABS. افزائش خون کے لئے
BONE TONIC 180 TABS ہڈیوں کی نشوونما کے لئے

قیمت ایک ماہ کورس ۳۰/- روپے ڈاک خرچ ۵/- روپے

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گول بازار ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

لطیف موٹرز

نئی و پرانی کاروں کی خرید و فروخت کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

لطیف موٹرز

۲۴ میکلوڈ روڈ لاہور

فون دفتر 55944

میاں عبد اللطیف 330693

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴